پرنٹنگ پریس سے متعلق مسائل

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیاء مدینہ، ماہی والا، لیہ

(قسط ۴)

کیا بک کا آرڈر دینے کے بعد کسی کو عقد توڑنے کا اختیار ہے؟

اگر مصنف/مرتب بک چھاپنے کا آرڈر دے دے اور مطبع کا مالک/اس کا وکیل آرڈر لے لے اور معاملہ حتمی طور طے ہو جائے، پھر چند دن گزرنے کے بعد متعاقدین میں سے کسی ایک کو رجوع کا حق نہیں، نہ تو آرڈر دینے والا یہ کہے کہ'' ہم نے بک چھپوانے کا پروگرام ملتوی کر دیا ہے، لہذا فی الحال یہ کام رہنے دیں، کتاب نہ چھاپیں۔'' حالانکہ ایسا کرنے کے نادرست ہونے کی متعدد وجوہات ہیں، ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ'' آرڈر واپس لینے کی وجہ سے چھپائی کا کام لینے والوں کا ایک نوع نقصان ہوتا ہے'' کیونکہ بک چھاپنے والے نے اُس ایک بک کی وجہ سے کئی گاہکوں کو جواب دیا ہوتا ہے کہ فلاں ڈیٹ پر کام دینے کا ہم نے پہلے آرڈر لیا ہوا ہے، اس تاریخ میں آپ کو کتاب چھاپ کر نہیں دے سکتے، دریں اثنا آرڈر دینے والے کی طرف سے کام روکنے کا پیغام آجائے تو پھر اور کام نہ آنے کی صورت میں، جتنا وقت پریس بند رہے گا اس کا خسارہ کون اٹھائے گا؟ پریس پر جتنے کاریگر اور مزدور ہوتے ہیں ان سب کی تنخواہ خواہ مخواہ پریس کے کندھے پر ایک بوجھ کی حیثیت سے رہے گی، ساتھ دیگر واجبات بھی پڑتے رہیں گے، نیز پریس کے پاس خام مال نہ ہونے کی وجہ سے، بک پر صرف ہونے والے میٹریل کی خریداری کا عمل بھی آرڈر ملتے ہی شروع ہو جاتا ہے، بظاہر تو نظر، یہ آتا ہے کہ جب پرنٹنگ شروع نہیں ہوئی تو آرڈر کینسل کرنے کی صورت میں نقصان کس چیز کا ہے؟ مگر لاکھوں روپے کا وہ پیپر جس کے لگانے کا مرتب/مصنف نے آرڈر دیا تھا، وہ کاغذ مارکیٹ سے مول لے لیا ہوتا ہے، وہ کس کے کھاتا میں پڑے گا، اگر یہ کہا جائے کسی اور بک میں خرچ کیا جا سکتا ہے، تو یہ بات بھی ایک اس لحاظ سے ٹھیک نہیں، کیونکہ ممکن ہے وہ کاغذ امپوٹڈ ہو یا جتنے

گرام کا ہو اس کاغذ میں دوسری بک چھپوانے کا تا دیر آرڈر ہی نہ ملے اور جب آرڈر آئے تو مارکیٹ میں اس کا ریٹ ڈاؤن ہو چکا ہو الحاصل! یہ بات طے شدہ ہے کہ بک کی چھپائی شروع کرنے سے قبل بھی روکنا نقصان دہ ہے۔

علی ھذا القیاس جس نے کتاب کی پرنٹنگ کا آرڈر وصول کیا ہوتا ہے اسے بھی اختیار نہیں کہ وہ کتاب نہ چھاپے، کیونکہ جب بک چھپوانے والے پرنٹنگ پریس سے سیکڑوں میل دور ہونے کے باعث، ایک مرتبہ آرڈر دے کر واپس آجائیں پھر کچھ دنوں بعد انہیں یہ پیغام موصول ہو کہ ہم آپ کی بک نہیں چھاپتے کسی اور کو دے دیں، تو ان کے لئے بھی ایسا کرنے سے کئی وجوہ سے ضرررسانی کا باعث ٹھہرے گا، نیز شمارہ جات سے متعلق یہ امر بہت تشویش ناک ہے کہ آرڈر لینے کے چندروز بعد ''شمارہ'' چھاپنے کا انکار تو کجا! مجلّہ تاخیر کا متحمل بھی نہیں ہوسکتا، ہمیشہ قارئین کی خدمت میں دیر سے پہنچنے والے شماروں کا انتظار بھی کوئی نہیں کرتا، ہر ماہ دیر سے چھپنے والے مجلّہ کی فقط ساکھ ہی متاثر نہیں ہوتی بلکہ شمارہ فیل ہو جاتا ہے۔

ایسے امور کے پیش نظر لزوم استصناع اور عدم لزوم استصناع سے متعلق ائمہ احناف کے اقوال میں سے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول لینا اصح ہے کہ ''استصناع میں کسی کو رجوع کا حق نہ ہو، کیونکہ متعاقدین کو خیار نہ ہونے کی صورت میں ان کے مابین نزاع پیدا نہیں ہوگا اور اس باعث سے کسی کو نقصان بھی نہیں اٹھانا پڑے گا، چنانچہ معروف محقق علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی اسی قول کو لیتے ہوئے لکھتے ہیں:

اَنَّ عَقْدَالْاِسْتِصْنَاعِ یَنْعَقِدُ لَازِمًا، فَلَیْسَ لِاَحَدِالطَّرْفَیْنِ الرُّجُوْعُ، وَلَوْقَبْلَ الصُّنْعِ اِلَّا اَنَّہٗ اِذَا جَاءَ الْمَصْنُوْعَ مُغَایِرًا لِلْاَوْصَافِ الْمَشْرُوْطَةِ، یُتَخَیَّرُ الْمُسْتَصْنِعُ بِفَوَاتِ الْوَصْفِ

عقد استصناع (کام کے آرڈر دینے کا عقد) بطریق لازم منعقد ہوتا ہے (کام لینے والے اور گاہک میں سے) کسی ایک کو رجوع روا نہیں، اگرچہ کام کرنے سے قبل بھی رجوع ہو (پھر بھی جواز نہیں) ماسوا اس صورت کے کہ صنعتکار تیار کردہ چیز اُن اوصاف کے برعکس تیار کر کے لایا، جن کی شرط لگائی گئی تھی، (اوصاف مشروطہ کے برعکس بنانے کی شکل میں) آرڈر دینے والے کو اختیار دیا جائے گا۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۴/ ۳۹۸، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆اعلم انك لست الوحید فی البلاء فما سلم من الهم احد ومانجا من الشدة بشر.☆

موصوف مزید اسی رائے کی تقویت میں لکھتے ہیں:

وَ فِیْ تَقْدِیْرِیْ اَنَّ هٰذَا الرَّایَ الَّذِیْ اَخَذَتْ بِهٖ الْمَجَلَّةَ سَدِیْدٌ جِدًّا، مَنْعًا مِنْ وُقُوْعِ الْمُنَازَعَاتِ بَیْنَ الْمُتَعَاقِدَیْنِ، وَدَفْعًا لِلضَّرَرِ عَنِ الصَّانِعِ، اِذْ اِنَّ اَغْرَاضَ النَّاسِ تَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الشَّیْءِ الْمَصْنُوْعِ حَجْمًا وَنَوْعًا وَ کَیْفِیَّةً، وَلِاَنَّ هٰذَا الرَّایَ یَتَّفِقُ مَعَ مَبْدَاِ الْقُوَّةِ الْمُلْزِمَةِ لِلْعُقُوْدِ بِصِفَةٍ عَامَّةٍ فِی الشَّرِیْعَةِ وَیَتَنَاسَبُ مَعَ الظُّرُوْفِ الْحَدِیْثَةِ الَّتِیْ یُتَّفَقُ فِیْهَا عَلٰی صَنَاعَةِ اَشْیَاءَ خَطِیْرَةٍ وَغَالِیَةِ الثَّمَنِ کَالسُّفُنِ وَ الطَّائِرَاتِ، فَلَا یُعْقَلُ وَالْحَالَةُ هٰذِهٖ اَنْ یَکُوْنَ عَقْدُ الْاِسْتِصْنَاعِ فِیْهَا غَیْرَ لَازِمٍ . لَا یَتَعَلَّقُ حَقُّ الْمُسْتَصْنِعِ فِی الشَّیْءِ الْمَصْنُوْعِ اِلَّا بِعَرْضِهٖ عَلَیْهِ مِنْ قِبَلِ الصَّانِعِ، وَعَلٰی هٰذَا فَاِنَّ لِلصَّانِعِ اَنْ یَّبِیْعَ الْمَصْنُوْعَ مِنْ غَیْرِ الْمُسْتَصْنِعِ قَبْلَ عَرْضِهٖ عَلَیْهِ، کَمَا تَقَدَّمَ بَیَانُهٗ .

میرے اندازے کے مطابق یہ رائے جو میں نے مجلّہ میں اختیار کی ہے درست اورعمدہ ہے (کیونکہ اس رائے کے قائم کرنے سے) فریقین نزاع میں واقع نہیں ہونگے، اور صنعتکار کو نقصان سے بچایا جاسکتاہے، کیونکہ تیار شدہ مال کے حجم قسم اور کیفیت کے مختلف ہونے سے لوگوں کی ضرورتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ نیز یہ رائے عقود کی قوت ملزمہ کے اصول سے بھی متفق ہے اور عصر حاضر کی بڑی بڑی انڈسٹریاں جیسے بحری جہازوں اور ہوائی جہازوں کی صنعتیں کے مناسب بھی یہی رائے ہے۔ چنانچہ جب صنعت کاری کی یہ حالت ہوتو عقد کا غیر لازمی ہونا بالائے فہم ہے۔ تیار کردہ مال کے ساتھ گاہک کا حق اسی وقت متعلق ہوگا جب تیار کنندہ گاہک کو مال پیش کردے، اسی اصول کے مطابق تیار کنندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ متعین گاہک کے علاوہ کسی کو بھی تیار کردہ مال فروخت کرسکتاہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ (ایضاً)

کیا بک تیار ہونے کے بعد کسی کو خیار ہوگا؟

ظاہر الروایت کے مطابق اگر چیز بنانے والا طے شدہ شرائط کے مطابق بنا کر آرڈر دینے والے کے پاس لے آئے تو اس کا خیار ساقط ہو جائے گا، کیونکہ وہ راضی ہے کہ مصنوعہ چیز کسٹمر کی ہے، البتہ آرڈر دینے والے کے اعتبار سے حکم یہ ہے کہ جب وہ اسے دیکھے تو اسے خیار حاصل ہوگا، چاہے تو لے لے چاہے چھوڑ دے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عقد فسخ ہو

جائے گا اورامام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فریقین میں سے کسی کواختیارنہیں ہوگا، ہاں! گر بنائی ہوئی چیز بیان کردہ اوصاف کے خلاف ہوتو وصف مرغوب کے نہ ہونے پر آرڈر دینے والے کو اختیار حاصل ہوگا۔''

اگرکسی نے کتاب چھاپنے کا آرڈر دیا، کتاب چھپ گئی ،بعدازاں آرڈر دینے والا خیارروٴیت کے تحت کہے کہ اب میں یہ کتاب نہیں لیتا تو بک چھاپنے والے کو کتنا نقصان پہنچے گا، بعید نہیں کہ اسکا مکمل رأس المال بک کی پرنٹنگ پر صرف ہوجائے اور پریس بند ہوجائے ، کیونکہ اگر بیسوں جلدوں پر مشتمل ضخیم کتابوں کی پانچ ہزار کاپیاں چھاپنے کا آرڈر مل جائے اوراوسطاً ایک جلد پر تین سوروپے خرچ ہوں، تو کل لاگت کروڑوں روپے بنے گی، اگرکوئی بھلے مانس ایسی کتاب کا آرڈر دینے کے بعد خیارروٴیت کا سہارا لیتے ہوئے بک لینے سے مکر جائے ،تو گویا کہ اس نے مکمل انڈسٹری کوجام کردیا، وسیع پیمانہ پر آرڈر کی ایسی مثالیں موجود ہیں کہ اگر مستصنع مصنوعات کے لینے کا انکار کردے تو کثیر مفاسد جنم لیں گے۔ چنانچہ ایسے مواقع میں خیار روٴیت کا یہ جواز پیش کرنا کہ'' بک کا آرڈر دینے والا اگر بک نہ لے تو چھاپنے والا کسی اورگاہک کو یہ کتاب بیچ کر خسارہ سے محفوظ رہ سکتا ہے'' یہ بات نادرست ہے آرڈر دینے والے کے سوا کسی اورکا ایسی بک کا خریدار بننا محض احتمال ہے اور تیار کنندہ کا نقصان غالب ہے، بعض کتب نصابی ہوتی ہیں جن کے عمومی طورگاہک میسر ہی نہیں ہوتے ،لہذا آرڈر دینے والے پرلزوم بیع واجب اورضروری ہونی چاہئے ،ورنہ کوئی بھی ادارہ خسارہ میں ڈوبنے کے خوف سے آرڈر نہیں لے گا۔

آرڈر دینے والے اور لینے والے سے متعلق خیاراورعدم خیار کے ثبوت میں ائمہ کرام کی تین آرا ہیں ،ان پر دلائل بھی ہیں اوربعض فقہانے اقوال دلائل کے ساتھ قدرے تفصیل سے بیان کئے ہیں، چنانچہ ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے تینوں آرا اولاً ذکر کیں، پھر ہرایک کے دلائل ذیل میں لکھتے ہیں۔

وَاَمَّاحُكْمُ الْاِسْتِصْنَاعِ:فَحُكْمُهُ فِي حَقِّ الْمُسْتَصْنِعِ اِذَا اَتَى الصَّانِعُ بِالْمُسْتَصْنَعِ عَلَى الصِّفَةِ الْمَشْرُوطَةِ ثُبُوتُ مِلْكٍ غَيرِلَازِمٍ فِي حَقِّهٖ حَتّٰى يَثْبُتَ لَهُ خِيَارُالرُّؤْيَةِ اِذَارَآهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَهُ،وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَفِي حَقِّ الصَّانِعِ ثُبُوتُ مِلْكٍ لَازِمٍ اِذَارَآهُ الْمُسْتَصْنِعُ وَرَضِيَ بِهٖ وَلَاخِيَارَلَهُ،وَهٰذَاجَوَابُ ظَاهِرِالرِّوَايَةِ.وَرُوِيَ عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ اَنَّهٗ غَيرُ لَازِمٍ فِي حَقِّ كُلِّ

وَاحِدٍمِّنْهُمَاحَتّٰی یَثْبُتَ لِکُلِّ وَاحِدٍمِّنْهُمَاالْخِیَارُ.وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ یُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَازِمٌ فِی حَقِّهِمَاحَتّٰی لَا خِیَارَلِاَحَدِهِمَالَا لِلصَّانِعِ وَلَالِلْمُسْتَصْنِعِ اَیْضًا.وَجْهُ رِوَایَةِ اَبِی یُوْسُفَ:اَنَّ فِی اِثْبَاتِ الْخِیَارِ لِلْمُسْتَصْنِعِ اِضْرَارًابِالصَّانِعِ لِاَنَّهٗ قَدْاَفْسَدَمَتَاعَهٗ وَفَرَی جِلْدَهٗ وَاَتٰی بِالْمُسْتَصْنِعِ عَلَی الصِّفَةِ الْمَشْرُوطَةِ فَلَوْثَبَتَ لَهُ الْخِیَارُلَتَضَرَّرَبِهِ الصَّانِعُ فَیَلْزَمُ دَفْعًالِلضَّرَرِعَنْهُ

استصناع کاحکم: آرڈر دینے والے کے حق میں اس کاحکم !جب صنعتکار نے تیارکردہ چیز طے شدہ شرائط کے مطابق بنا کرپیش کردی تواس کے حق میں غیر لازم ملکیت کاثبوت ہے،حتی کہ جب وہ مصنوعہ شیء دیکھے تواسے خیاررؤیت کاثبوت ہوگا،اگرچاہے تولے لے اگرچاہے تونہ لے،البتہ صنعتکار کے حق میں ملک لازم کاثبوت ہوگاجب آرڈر دینے والااسے دیکھ لے اوراسے وہ چیز پسندآجائے تواس کوکوئی خیارنہیں ہوگااور یہ جواب ظاہرالروایت کاہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت یہ ہے کہ ان دونوں میں سے ہرایک کے حق میں غیرلازم ہے اورہر ایک کو خیار(حق رجوع)حاصل ہوگا ،جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں کے حق میں لازم ہے کہ ان دونوں کوکوئی خیار حاصل نہ ہوگا۔امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی اس روایت کی دلیل یہ ہے کہ" آرڈر دینے والے کے لئے خیارثابت کرنے کی صورت میں صنعتکارکوضرراورنقصان پہنچاہے،کیونکہ اس نے خام مال کو(آرڈرکی روسے مصنوعہ چیز میں صرف کرڈالا،اب اگرآرڈر دینے والاخیارکی وجہ سے مصنوعہ نہ لے توگویاکہ)صنعتکارنے مال ومتاع فاسدکردیا،اس نے چمڑاکاٹ ڈالااورطے شدہ شرائط کے مطابق تیارشدہ چیز لے کرآرڈر دینے والے کے پاس لایااوراگرآرڈر دینے والے کے لئے خیارثابت کیاجائے توصنعتکارکونقصان پہنچے گالہذادفع ضررکی وجہ سے(آرڈر دینے والے کے لئے خیارنہیں ہوگا)(بدائع الصنائع:۴/۴۴۴،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ظاہرالروایت کے مطابق آرڈر دینے والے کے لئے ثبوت خیاررؤیت اورصنعتکار کے لئے عدم خیاررؤیت ہے اورامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں استصناع دونوں کے حق میں ملک غیرلازم ہےاوردونوں کوخیاررؤیت ہوگا،موصوف دونوں کے دلائل ذکرکرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَجْهُ الرِّوَایَةِالْاُولٰی:اَنَّ فِی اللُّزُومِ اِضْرَارًابِهِمَاجَمِیْعًا،اَمَّااِضْرَارُالصَّانِعِ فَلِمَاقَالَ اَبُو یُوسُفَ،وَاَمَّاضَرَرُالْمُسْتَصْنِعِ فَلِاَنَّ الصَّانِعَ مَتٰی لَمْ یَصْنَعْهُ وَاتَّفَقَ لَهٗ

مُشْتَرٍ يَبِيْعُهُ فَلَا تَنْدَفِعُ حَاجَةُ الْمُسْتَصْنِعِ فَيَتَضَرَّرُ بِهٖ فَوَجَبَ اَنْ يَّثْبُتَ الْخِيَارُ لَهُمَا دَفْعًا لِلضَّرَرِ عَنْهُمَا. وَجْهُ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ: وَهُوَ اِثْبَاتُ الْخِيَارِ لِلْمُسْتَصْنِعِ لَا لِلصَّانِعِ اَنَّ الْمُسْتَصْنِعَ مُشْتَرٍ شَيْئًا لَمْ يَرَهُ لِاَنَّ الْمَعْقُوْدَ عَلَيْهِ وَهُوَ الْمُسْتَصْنَعُ وَاِنْ كَانَ مَعْدُوْمًا حَقِيْقَةً لٰكِنَّهُ جُعِلَ مَوْجُوْدًا شَرْعًا حَتّٰى جَازَ الْعَقْدُ اِسْتِحْسَانًا وَمَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا رَاٰهُ وَالصَّانِعُ بَائِعٌ شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ. وَلِاَنَّ اِلْزَامَ حُكْمِ الْعَقْدِ فِي جَانِبِ الْمُسْتَصْنِعِ اِضْرَارٌ، لِاَنَّ مِنَ الْجَائِزِ اَنْ لَّا يُلَائِمَهُ الْمَصْنُوْعُ وَلَا يَرْضٰى بِهٖ فَلَوْ لَزِمَهُ وَهُوَ مُطَالَبٌ بِثَمَنِهٖ فَيَحْتَاجُ اِلٰى بَيْعِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ وَلَا يُشْتَرٰى مِنْهُ بِمِثْلِ قِيْمَتِهٖ فَيَتَضَرَّرُ بِهٖ وَلَيْسَ فِي الْاِلْزَامِ فِيْ جَانِبِ الصَّانِعِ ضَرَرٌ لِاَنَّهُ اِنْ لَّمْ يَرْضَ بِهِ الْمُسْتَصْنِعُ يَبِيْعُهُ مِنْ غَيْرِهٖ بِمِثْلِ قِيْمَتِهٖ وَذٰلِكَ مُيَسَّرٌ عَلَيْهِ لِكَثْرَةِ مُمَارَسَتِهٖ.

پہلی روایت کی دلیل: پہلی روایت کی وجہ یہ ہے کہ لزوم دونوں کے لئے نقصان دہ ہے، صنعتکار کے لئے ،اس لئے کہ جیسا کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے،بنوانے والے کے لئے اس لئے کہ اگر کاریگر نے اس شی ءکو نہ بنایا جبکہ وہ اس کی مصنوعہ کا خریدار ہو چکا ہے چونکہ اس سے بنوانے والے کی ضرورت پوری ہوگی ،لہٰذا اس سے اس کو نقصان نہ ہوگا جس کی بنا پر دونوں سے دفع ضرر کے لئے ان سے نقصان دور کر دیا جائیگا۔

ظاہر الروایت کی وجہ: یعنی یہ کہ خیار بنوانے والے کے لئے ہے نہ کہ کاریگر کے لئے ،کیونکہ بنوانے والا اسی شی ءکو خرید رہا ہے جو اس نے ابھی نہیں دیکھی اس لئے کہ معقود علیہ یعنی آرڈر پر بنوائی ہوئی شی ءاگرچہ حقیقت میں معدوم ہے لیکن شرعاً اس کو موجود ہی سمجھا گیا ہے حتی کہ از روئے استحسان یہ عقد جائز ہے اور جس نے کوئی ایسی شی ءخریدی جو اس نے نہ دیکھی ہو تو اسے دیکھتے وقت خیار رؤیت ہوتا ہے ،جبکہ کاریگر تو بنوانے والے کو ایسی شی ءفروخت کر رہا ہے جس کو اس نے نہیں دیکھا لہٰذا اسے خیار نہیں ہوگا۔ نیز اس لئے بھی کہ بنوانے والے کے حق میں عقد کے لزوم سے اس کا نقصان ہے کیونکہ ممکن ہے کہ بنائی ہوئی شی ءاس کی ضرورت کے مطابق نہ ہو اور نہ اس کی پسندیدہ ہو اور اگر اس کے لئے اس کا لینا لازم ہو جائے ،حالانکہ اس نے اسے قیمت کے عوض حاصل کیا ہے تو وہ اس کو کسی اور شخص کو فروخت کرنے پر مجبور ہوگا اور اس سے کوئی شخص اس شی ءکو مثلی قیمت پر نہ خریدے

گا۔جس کی بنا پر اسے نقصان ہوگا اور بنانے والے کو اس کے لزوم میں کوئی نقصان نہیں ،اس لئے کہ اگر بنوانے والا اس کے لینے پر آمادہ نہ ہوتو وہ اس کے علاوہ کسی اور شخص کو مثلی قیمت پر فروخت کردے گا اور یہ بات اس کی مہارت (اور ایسی اشیاء کے فروخت کرنے کے عادی ہونے)کے پیش نظر آسان ہے۔(ایضاً)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ لِأَنَّهُ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ وَلَا خِيَارَ لِلصَّانِعِ كَذَا ذَكَرَهُ فِي الْمَبْسُوطِ وَهُوَ الْأَصَحُّ لِأَنَّهُ بَاعَ مَا لَمْ يَرَهُ وَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّ لَهُ الْخِيَارَ أَيْضًا لِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُهُ تَسْلِيمُ الْمَعْقُودِ عَلَيْهِ إِلَّا بِضَرَرٍ وَهُوَ قَطْعُ الصَّرْمِ وَغَيْرِهِ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ أَنَّهُ لَا خِيَارَ لَهُمَا أَمَّا الصَّانِعُ فَلِمَا ذَكَرْنَا وَأَمَّا الْمُسْتَصْنِعُ فَلِأَنَّ فِي إِثْبَاتِ الْخِيَارِ لَهُ إِضْرَارًا بِالصَّانِعِ لِأَنَّهُ رُبَّمَا لَا يَشْتَرِيهِ غَيْرُهُ بِمِثْلِهِ

آرڈر دینے والے کو اختیار ہے،اگر چاہے تو (مصنوعہ) لے لے اور چاہے تو نہ لے، کیونکہ اس نے ایسی چیز خریدی ہے جسے اس نے دیکھا نہیں اور صنعتکار کو کوئی اختیار نہیں ،(یہ مسئلہ)مبسوط میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے، کیونکہ اس نے ایسی چیز بیچی ہے جو دیکھی نہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چیز بنانے والے کو بھی خیار ہے ،کیونکہ بغیر ضرر کے معقود علیہ سپرد کرنا ممکن نہیں اور ضرر لید روغیرہ کا کاٹنا ہے۔امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ’’آرڈر دینے والے اور لینے والے دونوں کو اختیار نہیں ،میکر کے عدم خیار کی علت بیان ہوچکی ہے اور آرڈر دینے والے کے عدم خیار کی وجہ یہ ہے کہ اسے (تیار کردہ اشیاء وصول کرنے یا نہ کرنے میں) اختیار دینا صنعتکار کو نقصان پہنچاتا ہے، کیونکہ (ہوسکتا ہے آرڈر دینے والے کے)علاوہ کوئی اور آدمی اتنی قیمت میں نہ خریدے۔(ہدایہ:۱۰۶/۳،مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

إِذَا جَاءَ الصَّانِعُ بِالشَّيْءِ الْمَصْنُوعِ إِلَى الْمُسْتَصْنِعِ سَقَطَ خِيَارُهُ ،لِأَنَّهُ رَضِيَ بِكَوْنِهِ لِلْمُسْتَصْنِعِ،حَيْثُ جَاءَ بِهِ إِلَيْهِ،فَيَكُونُ حُكْمُ الْاِسْتِصْنَاعِ فِي حَقِّ الصَّانِعِ ثُبُوتُ الْمِلْكِ اللَّازِمِ إِذَا رَآهُ الْمُسْتَصْنِعُ،وَرَضِيَ بِهِ،وَلَا خِيَارَ لَهُ،وَهَذَا فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ.وَأَمَّا الْمُسْتَصْنِعُ

فَحُكْمُ الْعَقْدِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ اِذَا اَتَى الصَّانِعُ بِالْمَصْنُوعِ عَلَى الصِّفَةِ الْمَشْرُوطَةِ: هُوَ ثُبُوتُ الْمِلْكِ غَيْرُ لَازِمٍ فِي حَقِّهِ، فَاِذَا رَاٰهُ فَلَهُ الْخِيَارُ: اِنْ شَاءَ اَخَذَهُ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وَفَسَخَ الْعَقْدُ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ، لِاَنَّهُ اشْتَرٰى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ، فَكَانَ لَهُ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ، بِخِلَافِ الصَّانِعِ فَهُوَ بَائِعٌ مَالَمْ يَرَهُ، فَلَاخِيَارَ لَهُ. وَقَالَ اَبُوْيُوسُفَ: اَلْعَقْدُ لَازِمٌ اِذَا رَاَى الْمُسْتَصْنِعُ الشَّيْءَ الْمَصْنُوعَ وَلَاخِيَارَ لَهُ، اِذَا جَاءَ مُوَافِقًا لِلصِّفَةِ اَوِ الطَّلَبِ وَالشُّرُوطِ، لِاَنَّهُ مَبِيْعٌ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْلَمِ فِيْهِ، فَلَيْسَ لَهُ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ،

لِدَفْعِ الضَّرَرِ عَنِ الصَّانِعِ فِي اِفْسَادِ الْمَوَادِ الْمَصْنُوعَةِ الَّتِيْ صَنَعَهَا وَفْقًا لِطَلَبِ الْمُسْتَصْنِعِ، وَرُبَّمَا لَايَرْغَبُ غَيْرُهُ فِي شِرَائِهٖ عَلٰى تِلْكَ الصِّفَةِ. وَنُوقِشَ هٰذَا الرَّاْيُ بِاَنَّ ضَرَرَ الْمُسْتَصْنِعِ بِاِبْطَالِ الْخِيَارِ لَهُ اَكْثَرُ مِنْ ضَرَرِ الصَّانِعِ، اِذْلَايَتَعَذَّرُ عَلَى الصَّانِعِ بَيْعُ الْمَصْنُوعِ عَلٰى اَيَّةِ حَالٍ، لِاَنَّهُ اِذَا لَمْ يَرْضَ بِهِ الْمُسْتَصْنِعُ، يَبِيْعُهُ مِنْ غَيْرِهٖ بِمِثْلِ قِيْمَتِهٖ، وَذٰلِكَ مُيَسَّرٌ عَلَيْهِ لِكَثْرَةِ مُمَارَسَتِهٖ. وَيُجَابُ عَنْهُ بِاَنَّ اِحْتِمَالَ الْبَيْعِ الْجَدِيْدِ مُجَرَّدُ اَمَلٍ، وَيَغْلِبُ الضَّرَرُ بِالصَّانِعِ، فَيَجِبُ الْقَوْلُ بِلُزُوْمِ الْبَيْعِ دَفْعًا لِلضَّرَرِ عَنْهُ. لِذَا اَخَذَتِ الْمَجَلَّةُ بِرَاْيِ اَبِي يُوسُفَ، فَقَرَّرَتْ فِي الْمَادَةِ "۳۹۲": اَنَّ عَقْدَ الْاِسْتِصْنَاعِ يَنْعَقِدُ لَازِمًا، فَلَيْسَ لِاَحَدِ الطَّرَفَيْنِ الرُّجُوْعُ، وَلَوْقَبْلَ الصُّنْعِ، اِلَّا اَنَّهُ اِذَا جَاءَ الْمَصْنُوْعُ مُغَايِرًا لِلْاَوْصَافِ الْمَشْرُوْطَةِ، يَتَخَيَّرُ الْمُسْتَصْنِعُ بِفَوَاتِ الْوَصْفِ

اگر تیار کنندہ بنائی ہوئی چیز گاہک کے پاس لایا تو اس کا خیار ساقط ہو جائے گا چونکہ وہ راضی ہے کہ یہ چیز کسٹمر کی ہو، اس لئے تو وہ اس کے پاس لے کر آیا ہے، گویا استصناع کا حکم تیار کنندہ کے حق میں ملک لازم کا ثبوت ہے جب گاہک اسے دیکھ لے، اور اس سے راضی ہوا سے خیار حاصل نہیں ہوگا یہ ظاہر الروایۃ میں ہے۔ البتہ گاہک کے اعتبار سے عقد کا حکم یہ ہے کہ جب تیار کنندہ مشروط صفت کے مطابق مال تیار کر کے لائے تو اس کے حق میں ملک ثابت ہو جائے گا، لیکن لازم نہیں، جب گاہک اسے دیکھے گا اسے خیار حاصل ہوگا، چاہے تو لے لے چاہے چھوڑ دے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عقد فسخ ہو جائے گا۔ چونکہ اس نے ایسی چیز خریدی ہے جو دیکھی نہیں لہٰذا اسے خیار رؤیت حاصل ہوگا، بخلاف تیار کنندہ کے چونکہ وہ بائع ہے اس نے دیکھے بغیر چیز فروخت کی ہے لہٰذا اسے خیار نہیں۔

☆اکثر مایخاف لایکون وغالب مایسمع من مکروہ لایقع وفی اللہ کفایۃ وعندہ رعایۃ ومنہ العون۔☆

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب گاہک نے مال دیکھ لیا تو عقد لازم ہو جائے گا اور اسے خیار نہیں ملے گا۔ بشرطیکہ جب مال بیان کردہ صفت، طلب اور شرائط کے موافق ہو، چونکہ تیار کردہ مال ایسی مبیع ہے جو بمنزلہ مسلم فیہ کے ہے لہٰذا اسے خیار رؤیت نہیں ملے گا، تا کہ تیار شدہ مال میں تیار کنندہ کا نقصان نہ ہو، بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوسرا شخص اس صفت پر تیار شدہ مال کو نہیں لیتا، البتہ اس رائے پر اعتراض کیا گیا ہے کہ ابطال خیار سے کسٹمر کا نقصان صنعتکار کے نقصان سے زیادہ ہے، کیونکہ صنعتکار تو کسی بھی کیفیت اور صفت پر مال تیار کر سکتا ہے اس کے لئے کیا متعذر رہے، جب آرڈر دینے والا تیار کردہ چیز پر راضی نہیں ہوگا تو صنعتکار کسی دوسرے کو بیچ کر مثل قیمت وصول کر لے گا، چنانچہ اس اعتراض کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ دوسری بیع کا محض احتمال ہی ہے اور تیار کنندہ کا نقصان غالب ہے لہٰذا لزوم بیع کا قول واجب ہے تا کہ تیار کنندہ کا نقصان نہ ہو۔

(علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں) اسی وجہ سے میں نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کو مجلّہ میں اختیار کیا ہے چنانچہ دفعہ "۳۹۲" میں میں نے لکھا ہے کہ عقد استصناع لازم ہوتا ہے متعاقدین میں سے کسی کو بھی رجوع کا حق نہیں، البتہ تیار شدہ مال اگر بیان کردہ اوصاف کے خلاف ہو تو وصف کے نہ ہونے پر گاہک کو اختیار حاصل ہوگا۔

(الفقہ الاسلامی، ۴/۳۹۸؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

ذاتی پریس کے علاوہ کسی اور پریس سے کام لینا، مارکیٹ سے وہ بک خرید کر دینا کیسا ہے؟

دونوں باتیں اہم اور لائق ذکر ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے کہ جس بک کا آرڈر دیا وہ بک پہلے چھپی ہوئی موجود تھی خواہ جسے آرڈر دیا، اس کے پاس یا کسی اور پبلشر کی مطبوعہ ہے مثلاً حدیث یا تفسیر کی کسی بک کے اصل متن یا مخصوص ترجمہ کی چھپائی کا کہا اور وہ پہلے دستیاب ہے، آرڈر دینے والے نے جس سائز اور پیپر میں چھاپنے سے متعلق بات کی اسی میں میسر ہے، خواہ سائی لینے والے یا کسی اور کے ہاں موجود ہے تو ضروری نہیں کہ آرڈر لینے والا دستی اسے چھاپ کر دے، بلکہ پہلے اس کے پاس پڑی ہوئی یا کسی اور کی مطبوعہ خرید کر بھی دے دی تو جائز ہے، نیز کبھی کام کارش یا پریس خراب ہونے کی صورت میں یا کسی امر خارجی کی وجہ سے خود آرڈر لینے والا نہ چھاپے، بلکہ چھپوا کر دے دے،

تو اس میں بھی کوئی ممانعت نہیں، البتہ پہلے چھپی ہوئی یا بازار سے خرید کردینے کی صورت میں جواز اُس وقت ہے جب آرڈر دینے والے کی طرف سے سرورق، ٹائٹل پر کچھ نہ لکھنا اور نہ چھپوانا مقصود ہو، اگر وہ کہے کہ ہمارے مکتبہ کا نام اور ناشر کے خانہ میں ہمارا نام لکھنا ہے، بلکہ مکمل پرنٹ لائن کے بیچ پر جو کچھ وہ چھپوانا چاہتا ہے وہ مارکیٹ میں دستیاب بک اور آرڈر لینے والے کے پاس پہلے پڑی ہوئی بک پر نہیں ہے تو پھر کام نہیں چلے گا، بلکہ آرڈر کے مطابق سرورق اور پرنٹ لائن پر جو کچھ چھاپنے اور لکھنے کا کہا گیا وہ سب کرنا ہوگا، کیونکہ بعض لوگوں کی بک کی چھپائی کے ساتھ غرض ثانی اشتہارات لگانا بھی ہوتی ہے۔

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

فَلَوْأَتٰی الصَّانِعُ بِمَالَمْ یَصْنَعُهُ هُوَأَوْصَنَعَهُ قَبْلَ الْعَقْدِبِحَسْبِ الْاَوْصَافِ الْمَشْرُوطَةِ جَازَذٰلِکَ...لَوْجَاءَ الصَّانِعُ بِالْمَطْلُوبِ بِمَایُوَافِقُ الْأَوْصَافَ الْمَشْرُوطَةَوَرَضِیَ بِهِ الْمُسْتَصْنِعُ جَازَالْعَقْدُسَوَاءٌ کَانَ مِنْ صَنْعَةِ غَیْرِأَمْ مِنْ صَنْعَتِهٖ قَبْلَ الْعَقْدِ

صنعتکار اگر ایسی چیز لائے جو اس نے نہیں بنائی یا تیار کردہ تو اسی کی ہے مگر عقد سے قبل کی ہے اور طے شدہ شرائط کے مطابق ہے، آرڈر دینے والے کی رضا ہو تو جائز ہے۔ (الفقہ الاسلامی، ۳۹۲/۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

کیا کتاب کی پرنٹنگ مکمل ہونے کے بعد آرڈر دینے والے کے علاوہ کسی اور کو بیچی جاسکتی ہے؟

جس بک کا آرڈر دیا گیا، اگر اس بک کے جملہ حقوق بحق مصنف یا مرتب، کسی ادارہ کے محفوظ ہیں تو پھر وہ کتاب کسی اور کے ہاتھ نہیں بیچی جاسکتی، البتہ اگر ایسی بک ہے جس کے حقوق کسی خاص ادارہ کے سپرد نہیں، اس کی کتابت یا کمپوزنگ آرڈر دینے والے کی ملکیت بھی نہیں تو پھر وہ کتاب فروخت کی جاسکتی ہے، مثلاً قرآن پاک، صحاح ستہ، تفاسیر، عقائد اور کتب فقہ جن کی حفاظت تو امت مسلمہ پر ضروری ہے، مگر حق طباعت کسی ادارہ کے سپرد نہیں، ایسی کتب اگر ایک مرتبہ چھاپنے کے بعد آرڈر دینے والے کے علاوہ کسی اور کو فروخت کی جائیں، پھر آرڈر دینے والے کو بھی مقرر وقت پر چھاپ کر دے دی جائیں تو روا ہے، کیونکہ ایسی صورت میں آرڈر دینے والے کی حقوق میں کسی قسم

☆حافظ علی تکبیرۃ الاحرام جماعۃ واکثر المکث فی المسجد وعود نفسک المبادرۃ للصلاۃ تنجد السرور.☆

کا تصرف نہیں، نیز بک کی جتنی کا پیاں کسی دوسرے کو فروخت کرے گا وہ معقود علیہ نہیں، بلکہ اس کی مثل معقود علیہ ہے۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لَوبَاعَهُ الصَّانِعُ قَبلَ اَن يَّرَاهُ الْمُسْتَصْنِعُ جَازَ وَهَذَا كُلُّهُ هُوَ الصَّحِيحُ

اگر صنعتکار مصنوعہ چیز آرڈر دینے والے کے دیکھنے سے قبل فروخت کردے تو جائز ہے، اور یہ مکمل طور درست ہے۔

(ہدایہ: ۱۰۶/۳، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

فَلَوبَاعَ الصَّانِعُ الشَّيءَ الْمَصْنُوعَ قَبلَ اَن يَّرَاهُ الْمُسْتَصْنِعُ، جَازَ، لِاَنَّ الْعَقْدَغَيْرُ لَازِمٍ، وَالْمَعْقُودُعَلَيْهِ لَيسَ هُوَعَيْنُ الْمَصْنُوعِ وَاِنَّمَامِثْلُهُ فِي الذِّمَّةِ.

اگر صنعتکار مصنوعہ چیز آرڈر دینے والے کے دیکھنے سے قبل فروخت کردے تو جائز ہے، کیونکہ عقد غیر لازم ہے اور معقود علیہ بعینہ وہ چیز نہیں جو تیار کی گئی ہے، بلکہ اس کی مثل ذمہ میں ہے۔

(الفقہ الاسلامی، ۳۹۷/۴، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ) جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رویتِ ہلال پر مراکشی عالم فلکیات کی تحقیقی کتاب

العزب الزلال فی معرفة روية الهلال

اردو ترجمہ علامہ ظہیر احمد بھٹی .... ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ملنے کے پتے: مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی اور...... مکتبہ ضیاء القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور...... مکتبہ زاہدیہ فیصل آباد